اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے درج ذیل دعا کیا کرتے تھے؟

"یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک" اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو آپ کے دین پر ثابت قدم رکھ۔ ترمذی مع التحفة ۳۴۹/۶ صحیح الجامع ۸۷٦٤

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

مناقب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ماھر القادری

صدیقؓ آفتاب و عمرؓ ماہتاب ہے
عثمانؓ حیا کی جان علیؓ بو تراب ہے

اللہ رے ! فراستِ مؤمن کا ارتقاء
رائے عمرؓ مطابقِ وحیِ کتاب ہے

فاروقؓ جا رہے ہیں مدینہ سے سوئے شام
اس شان سے کہ فتح و ظفر ہم رکاب ہے

خادم سوار اور خلیفہ پیادہ پا
اس حسنِ سادگی کا بھلا کیا جواب ہے

اسلام میں عمرؓ کے لیے ایک شانِ امتیاز
یہ حاصلِ دعائے رسالت مآب ﷺ ہے

وہ زندگی کہ جس پر فرشتوں کو رشک آئے
اور اس پہ آخرت کا غم بے حساب ہے

جس دل میں کھوٹ ہے، جس ذہن میں فساد
اتنا ہی اس طرف سے اسے اجتناب ہے

ماہر رہے گی سطوتِ فاروقؓ شمع راہ
جب تک جہاں میں کشمکشِ انقلاب ہے

❀❀❀❀❀❀❀❀

دعوتِ فکر

عطاء اللہ شہاب
مدرس جامعہ اسلامیہ نصرۃ الاسلام گلگت

﴿تعالوا الى كلمة سواءٍ بيننا و بينكم﴾ (آل عمران ٦٤)

''آجاؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان قدر مشترک ہے''۔

دیندار اور دنیادار یہ دو طبقے ہیں' جن میں مسلم معاشرہ تقسیم ہو چکا ہے۔ یہ تقسیم کب ہوئی؟ اس پر یہاں کوئی بحث نہیں لیکن اتنی بات کہہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ اس کی ابتدا ہماری بداعمالیوں سے وابستہ ہے۔ دینی طبقہ جس پر یہ تقسیم بہت گراں ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ اسلام کے نزدیک لفظ ''دنیادار مسلمان'' بالکل بے معنی ہے' نہ اس کے نزدیک دین و دنیا کی ایسی تفریق روا ہے' جس سے ان دو طبقوں کا ظہور ہو۔ لیکن ہزار تلخ ہونے کے باوجود یہ تقسیم ایک حقیقت بن چکی ہے، اور امت کے دینی مسائل پر غور و فکر کرتے وقت اسے نظر انداز کرنا کسی طرح صحیح نہیں کہلا سکتا۔

اس وقت ہمارا مخاطب مسلمانوں کا دیندار طبقہ ہے۔ یعنی وہ طبقہ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے' خواہ اس کے افراد عالم ہوں یا عامی' روئے سخن مخصوص طور پر علماء و مشائخ کی طرف ہرگز نہیں ہے۔ اس لئے کہ جس کشمکش اور تصادم پر یہاں بحث کرنا مقصود ہے۔ اس میں ہمہ قسم کے افراد مذہب شریک و مبتلا ہیں۔ بلکہ فسق و تقویٰ' اچھائی اور برائی کی کشمکش ایک ہمہ گیر کشمکش ہے۔ جس میں ہر دیندار مسلمان شعوری یا غیر شعوری طور پر حصہ دار ہے۔ یہ ایک اندرونی جنگ یا نفسیاتی معرکہ آرائی ہے' جو خود امت کے اندر جاری ہے اور کفر و اسلام کی کشمکش سے مختلف مگر اس سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ ایسی عجیب جنگ ہے جسے خود اپنے خلاف لڑنا پڑتی ہے اور ہمہ وقت جاری رہتی ہے۔ یہ معرکہ صدیوں سے جاری ہے۔ ایک طرف امت کا وہ طبقہ ہے جو حق تعالیٰ کا فرمانبردار ہے اور یہ چاہتا ہے کہ سارے عالم میں نہ سہی تو کم از کم مسلمان نام کی امت میں اطاعت الٰہی کا رواج عام ہو جائے اور مسلمانوں کی زندگی کا یہ شعبہ اسلامی بن جائے۔ کسی نہ کسی سطح پر اس طبقے سے منسلک افراد خواہ ان کا تعلق کسی مذہبی ادارے سے ہو یا کسی دینی جماعت سے' اجتماعی یا انفرادی سطح پر حصول مقصد کیلئے اپنی صلاحیتوں کو صرف کرنے کے باوجود منزل سے قریب تر ہونے کے بجائے آئے روز دور سے دور تر ہوتے جا رہے ہیں

اس اسلامی و دیندار طبقے کے مقابلے میں وہ طبقہ ہے جو حق تعالیٰ شانہ سے بغاوت کا اعلان تو نہیں کرتا مگر عملی زندگی کو کلیتہً احکام الٰہی سے آزاد رکھنا چاہتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ مسلم سوسائٹی کو ایک ایسی آزاد سوسائٹی بنا دینا چاہتا ہے۔ جس کا شعار فسق اور حق تعالیٰ کی نافرمانی ہو یہ طبقہ آخرت کے جزا و سزا کو فقط تخویف و تبشیر کا ذریعہ ہی گردانتا ہے، اس سے آگے بس۔ اس لئے کہ وہ دنیا کو حاضر و نقد ہونے کی بنا پر حقیقت اور آخرت کو غائب اور ادھار ہونے کی وجہ سے افسانہ یا غیر حقیقی قرار دیتا ہے۔ اس باطل عقیدے کا ایک مشہور داعی توفیقی تھا، جو ڈنکے کی چوٹ اس عقیدے کی تشہیر کرتا تھا۔

دنیا نقد است و آخرت نسیئه
هیچ کس نقد را بنسیئه نفروخته است

ترجمہ: ''دنیا نقد ہے اور آخرت ادھار، کوئی بھی نقد کو ادھار کی امید میں ہاتھ سے جانے نہیں دیتا''۔

فسق اپنے آپ کو ہر قسم کے معاشرے میں متعارف ومقبول کرانے کے لیے نت نئے قسم کی حشر سامانیوں کیساتھ آگے بڑھ رہا ہے کہیں بنیادی و اساسی عقائد دین کے قطع و برید کے ساتھ تو کہیں عبادات کو قدیم و جدید کے تناظر میں دیکھنے کے بہانے اور کہیں معاملات' معاشرت اور تہذیب وتمدن کے جدید وخوشنما مگر زہریلے طریقے سے آرہا ہے تو کہیں نظامہائے سلطنت کے عنوان سے۔ اہل فسق خواہ ان کا تعلق کسی بھی شعبہ حیات سے ہو، نیکی اور تقویٰ کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر ختم کرنے کیلئے مختلف طریقے اور متعدد ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔ آج کی دنیا میں جتنے وسائل و ذرائع کسی چیز کی اشاعت میں کارگر ہو سکتے ہیں، ان سب کا استعمال شریعت کے باغی اور یہی اہل فسق کر رہے ہیں۔ اور فسق کے اس غلیظ نام پر جدت اور نشاۃ ثانیہ کا، بلکہ ''روشن خیالی'' کا خوبصورت و دلکش لیبل لگا کر اس کو مقبول کرانے اور مزین بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مزید برآں کفر بھی فسق کی پشت پناہی کرتا چلا آرہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم نے ان دونوں کو اپنی کتاب میں ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔

﴿**اولئک هم الکفرة الفجرة** ۞﴾ (عبس ۴۲) ترجمہ: ''یہی لوگ تو کافر و فاجر ہیں''۔

اب کفر اپنی پوری قوت اس کی اشاعت و ترویج کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ گویا کہ کفر کا سب سے بڑا مقصد اشاعت فسق و فجور ہے، اور زمانہ اس آیہ کریمہ کا عملی ثبوت پیش کر رہا ہے:

﴿**بل یرید الانسان لیفجر امامه** ۞﴾ (القیامہ/۵)

ترجمہ: ''بلکہ انسان آگے آگے فسق و فجور کا ارتکاب کرتے رہنا چاہتا ہے۔''

جب تک سارے کائنات میں نافرمانیوں کے پھیلنے یا پھیلانے کے ہر ممکن ذریعہ سے متعلق ضروری و بنیادی معلومات نہ لی جائیں تب تک فسق و فجور کے سیل رواں کا تدارک وانسداد ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اس لئے ابتدائی مرحلے میں فسق و فجور کے اشاعتی ذرائع پر بحث کر کے کسی متفقہ و مشترکہ نقطہ تک پہنچنا چاہئے تاکہ مکمل یقین اور بصیرت کے ساتھ عملی جدوجہد کی جانب قدم بڑھایا جاسکے۔ لیکن افسوس کہ جس چیز کی اساس و بنیاد پر یہ عظیم کام کیا جاسکتا تھا، وہ چیز ہی ہم میں نہ رہی اور مذہب وملت کے خلاف اٹھنے والے ہر متحرک ہاتھ کو روکنے کیلئے جس اجتماعیت کو اپنانا چاہئے تھا، اس میں ہم فقدان کے شکار ہو رہے ہیں۔

حد یہ ہے کہ دو صالح اور دیندار افراد، جو اپنے اپنے مقام پر بہت اچھے خادم دین وملت ثابت ہوتے ہیں، جب ان دونوں کی اجتماعی قوت سے فائدہ اٹھانے کا قصد کیا جائے، تو بجائے مفید ہونے کے ضرر رساں بن جاتے ہیں۔ جماعتوں' اور وہ بھی مذہبی جماعتوں کی تفرقہ بازی روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ اس کی وجہ سے مختلف جماعتوں اور افراد میں باہم تعاون بالکل مفقود ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ذہین افراد میں اختلافِ خیالات ایک ناگزیر شئی ہے، لیکن ہر اختلاف کا انشقاق وتفرقہ تک پہنچ جانا اس بات کی دلیل ہے کہ حدود شناسی کا جوہر امت میں باقی نہیں رہا ہے۔ پوری امت ایک جسم کی طرح ہے، کسی جسم کے ہر عضو کا الگ الگ ہو کر باہمی تعاون سے دست بردار ہو جانا اس کی ہلاکت کے مترادف ہے۔ حالت یہ ہے کہ جو مذہبی فرد یا جماعت جس طرز پر دینی خدمت انجام دے رہا ہے، صرف اسی کو حق سمجھتا ہے اور اپنے علاوہ دوسرے خادمانِ دین کو' جن کا طرز اس سے مختلف ہو' غلط راستے پر سمجھتا ہے۔ اور